فارسی نثر کی تاریخ پر ایک نظر[1]

ترجمہ:۔ ڈاکٹر شریف حسین قاسمی، دہلی یونیورسٹی

فارسی نثر کا آغاز فارسی نثر کے آغاز کے بارہ میں کسی ایک محقق تاریخ کا انتخاب نہیں کیا جا سکتا جو حضرات فارسی ادب کی تاریخ سے متعلق کام کرتے ہیں عام طور پہ فارسی شاعری کی تاریخ آغاز کو فارسی نثر کی تاریخ ابتداء پر مقدم سمجھتے ہیں اگر ہم ان تحریری اسناد پر جو دستیاب ہیں اکتفا کرتے تو یہ بات درست سمجھتے چونکہ فارسی شاعری کے قدیم ترین موجود تحریری نمونے تیسری صدی ہجری کے نصف اول (نویں صدی عیسوی کا نصف اول) سے تعلق رکھتے ہیں[2]۔ اور فارسی نثر کے قدیم ترین دستیاب نمونے

---

[1] ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا موجودہ ایران کے صف اول کے لکھنے والوں میں شمار ہوتے ہیں انھوں نے فارسی زبان و ادب کی ایک مفصل تاریخ لکھی ہے۔ جسکا نام "تاریخ ادبیات در ایران" ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے فارسی زبان و ادب کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے پوری ذمہ داری سے قلم اٹھایا ہے۔ پیش نظر مضمون ڈاکٹر صفا کی ایک اہم تصنیف "فارسی نثر" کی پہلی فصل کا ترجمہ ہے۔

[2] حنظلہ بادغیسی اور محمود وراق فارسی کے اولین شاعر شمار کئے جاتے ہیں لیکن یہ درست نہیں فارسی کے مروجہ عروضی وزن کے مطابق فارسی شاعری کے قدیم ترین نمونے یعقوب لیث صفاری
باقی آئندہ

39375

چوتھی صدی ہجری کے نصف اول (دسویں صدی عیسوی کا وسط) سے متعلق ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس ضمن میں صرف ان تحریری اور دستیاب تصانیف پر اکتفا کرنا کافی نہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ اس باب میں ہم تاریخی روایات سے بھی استناد کریں۔[1]

ان روایات میں ابوریحان بیرونی خوارزمی کا بیان فرید بن ماہ فرودین (م ۳۱۳ھ میں قتل ہوا) اور اس کی کتاب کے بارے میں ایک بیان ہے۔ اس نے دوسری صدی ہجری کے اوائل (آٹھویں صدی

بقیہ گذشتہ: کے دبیر رسائل محمد بن وصیف سگزی سے منسوب ہے۔ اس کے ایک قصیدے کے چھ شعر تاریخ سیستان میں نقل ہوئے ہیں اس کے علاوہ محمد بن وصیف کے تین دوسرے قطعے بھی ملتے ہیں۔ محمد بن وصیف کے اشعار ۲۵۱ سے ۲۹۷ ہجری قدیم کے چھیالیس سالہ درمیانی عرصے میں کہے گئے ہیں اس کے علاوہ بسام کرد خارجی اور محمد بن مخلد سگزی بھی وہ دوسرے شعراء ہیں جو وصیف کے ہمعصر ہیں ان کے اشعار کے نمونے بھی دستیاب ہیں حنظلہ بادغیسی اور محمود وراق کے زمانہ حیات کا قطعی تعین نہیں ہو سکا ہے۔ اور ان سے متعلق مختلف اقوال نقد و تنقیص کا شکار ہیں۔ اس لئے فی الحال محمد بن وصیف کو فارسی کا اولین شاعر شمار کرنا محقق ہے تفصیل کے لئے رجوع کریں سبک خراسانی در شعر فارسی، محمد جعفر محجوب تہران ۱۳۵۰ھ ص ۱۰۵

[1] ایک زمانہ تک مقدمہ شاہنامہ ابو منصوری کو فارسی نثر کا سب سے پہلا دستیاب نمونہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کا سال تالیف ۳۴۶ھ ہے لیکن اب رسالہ احکام فقہ حنفی یا رسالہ در عقائد حنفی دستیاب ہو چکا ہے یہ رسالہ حکیم ابوالقاسم بن محمد سمرقندی کی تالیف ہے مؤلف ۳۴۲ھ کے ماہ محرم میں عاشورے کے دن سمرقند میں فوت ہوا۔ اس رسالہ کی تاریخ تالیف معلوم نہ ہو سکی لیکن بہرحال مؤلف نے اسے ۳۴۲ھ تک تالیف کر لیا ہوگا اس لئے دستیاب قرائن کی رو سے یہ رسالہ فارسی نثر کا سب سے قدیم موجود نمونہ قرار پاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو منتہائے قدیم فارسی محمد نسیم نکہت حیدری مطبوعہ دفاع ملی افغانستان ۱۳۴۲ھ مقدمہ ص ا برگزیدہ نثر فارسی ڈاکٹر محمد معین الدین ۱۳۳۲ھ ص ۲

عیسوی کا وسط) میں خراسان میں ایک نئے دین کا اعلان کیا[1] اور اپنے ماننے والوں کے لئے ایک کتاب لکھی جو کہتے ہیں فارسی میں تھی[2] اس گمشدہ کتاب کے بارہ میں کسی بھی قسم کا اظہار خیال مناسب نہ ہوگا اور ہم صرف اپنے قیاس اور گمان سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب اسی عربی رسم الخط میں نہ تھی جو بعد میں فارسی نظم و نثر میں لکھنے کے لئے اختیار کیا گیا۔

عین اسی زمانہ میں جب فارسی شاعری کے اولین آثار وجود میں آرہے تھے، فارسی زبان میں قرآن کریم کی ایک تفسیر کی تالیف کو ایران کے ایک متکلم معتزلی ابو علی جبائی (خوزستان کے اہل جبائی) سے منسوب کیا جاتا ہے[3]۔ ابو علی جبائی (۳۰۳ ہجری ۹۱۵ء) میں فوت ہوئے، اسی طرح کی دوسری کتابیں ہیں۔ مثلاً رکن الدین دیلمی کے طبیب احمد بن محمد طبری کی "المعالجۃ البقراطیہ" کہتے ہیں انہوں نے یہ کتاب پہلے فارسی اور اس کے بعد عربی میں لکھی تھی لیکن اس کتاب کی صرف عربی اصل باقی ہے اسی طرح ایک دوسری کتاب لغت سے متعلق ہے جسے ابو حفص سغدی سے منسوب کیا جاتا ہے بعید نہیں یہ وہی ابو حفص حکیم بن احوص سغدی سمرقندی ہوں جو چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں زندہ تھے[4]۔

---

[1] بہا فرید زوزن کا رہنے والا ایک مغ تھا اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا اور بہت سے آتش پرستوں کو اپنے گرد جمع کر لیا۔ اس نے سورج کی طرف رخ کر کے سات بار عبادت کرنا لازمی قرار دیا بہر صورت دوسرے مغ اس صورت حال سے پریشان ہو گئے، اور انہوں نے ابو مسلم سے اس کی شکایت کی، ابو مسلم نے بہا فرید کو گرفتار کر لیا اور پھانسی پر چڑھا دیا اس کے ماننے والے بھی قتل کر دیئے گئے، تفصیل کے لئے رجوع کریں۔ زین الاخبار از ابو سعید عبدالحی بن ضحاک بن محمود گردیزی غزنوی مطبوعہ بنیاد فرہنگ ایران ص ۱۲۰ (م)

[2] الآثار الباقیہ، البوریحان بیرونی مطبوعہ لائپزگ ص ۲۱۰-۲۱۱۔

[3] تاریخ ادبیات در ایران صفا۔

اسی طرح دیگر کتابوں اور مآخذ میں چند دوسری کتابوں کا نام بھی ملتا ہے مثلاً: وہ کتابیں جو ابولیوسف یا یوسف عروضی اور ابوالعلاء شوستری نے فارسی میں عروض پر لکھیں اور بہرامی سرخسی کا خجستہ نامہ، غایۃ العروضیین اور کنز القافیہ بھی اسی سرخسی کی تصانیف ہیں[1] مختلف کتابوں میں کہیں کہیں چند ایسی کتابوں کے نام ملتے ہیں جو چوتھی صدی ہجری کے وسط تک تالیف ہوئیں اور بعد میں تلف ہوگئیں، لیکن ہمارا یہاں مقصد اس نکتہ کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ فارسی زبان میں دستیاب کتابوں کی تالیف کی تاریخ سے کچھ پہلے بعض کتابوں کی تالیف شروع ہو چکی تھی اور اگر اب یہ کتابیں دستیاب نہیں تو ہمیں یہ تصور نہیں کرنا چاہیے کہ فارسی نثر فارسی شاعری کے بعد وجود میں آئی۔

سب سے اہم یا دوسرے الفاظ میں فارسی نثر کے رواج کا واقعی زمانہ، چوتھی صدی ہجری (دسویں صدی عیسوی) ہے جو مشہور سامانی بادشاہوں کے دور حکومت سے منطبق ہے[2] یہ شاہی خاندان ایران کے مشرقی صحرائی علاقے سے رے تک حکومت کرتا اور دھقانوں کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا یہ بادشاہ اپنی خاندانی اور تہذیبی روایات کے پابند تھے زمام حکومت ہاتھ میں لینے کے بعد ان بادشاہوں نے ایرانی رسم و رواج اور عربی ادب کے مقابلے میں ایرانی ادب کی ازسرِنو

بقیہ گذشتہ ALBO MIELI HA SCIENCE ARABE P. 120

[3] جمال الدین حسین انجو نے فرہنگ جہانگیری اور محمد قاسم سروری کاشانی نے مجمع الفرس میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے پروفیسر حافظ محمود شیرانی نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ابوحفص سغدی کو فرہنگ نگاروں کا ابوالبشر مانا جا سکتا ہے۔ تنقید شعر العجم۔ انجمن ترقی اردو، دہلی ۱۹۴۲ ص ۲۶ (م)

[1] ان کتابوں کے بارے میں مزید اطلاع کے لئے رجوع کریں تاریخ ادبیات در ایران صفا ج ۱ ص ۶۰۹، ۶۱۰۔

[2] اس خاندان کا زمانہ حکومت ۲۰۴ھ و ۸۱۹ء سے ۳۹۵ھ و ۱۰۰۵ء تک ہے (م)

آزادی کے لئے واقعی کوشش کی، شاعروں، لکھنے والوں، اور عربی سے فارسی میں ترجمہ کرنے والوں کی سرپرستی اور تشویق کے ذریعہ یہ بادشاہ چوتھی صدی ہجری کے درمیان بہتر ادبی تصانیف کے وجود میں لانے میں کامیاب ہوئے، ایرانی لوگ اب سیاسی اور ادبی آزادی سے ہمکنار ہو رہے تھے، ایرانی روایات کے احیا اور خاص طور پر فارسی زبان کی طرفداری اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں لگے ہوئے تھے، ان کی توجہ اور قدردانی بھی فارسی نظم ونثر کی وافر تصانیف کے وجود میں آنے کا سبب بنی، چنانچہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح اس عہد میں درحقیقت فارسی نظم کی بنیاد پڑی اسی طرح فارسی نثر اور گوناگوں موضوعات پر فارسی دری میں کتابیں تالیف کرنے کا آغاز بھی اسی دور اور اس کے بعد پانچویں صدی ہجری کے اوائل (گیارہویں صدی عیسوی) میں ہوا، اسی عہد میں فارسی میں ادویات شناسی، طب، فلسفہ، نجوم اور ریاضیات کے علمی مسائل کے متعلق چند رسالے اور کتابیں لکھی گئیں، اس طرح بعد کے لوگوں کے لئے جو اس میدان میں کام کرنا چاہتے تھے، راہ ہموار ہوگئی،

فارسی نثر کی تاریخ پر ایک اجمالی نظر[1] مختصر یہ کہ فارسی نثر کا فارسی نظم کے دوش بدوش تیسری صدی ہجری (نویں صدی عیسوی) میں آغاز ہوا، اور چوتھی صدی ہجری (دسویں صدی عیسوی) میں مختلف عوامل کے تحت اس نے جلد ہی ترقی کے مراحل طے کر لئے جیسا کہ ہم نے عرض کیا۔ اس ضمن میں پہلا بنیادی عامل وہ جوش وخروش تھا جو ایرانیوں کی آزادی لوٹنے پر ان کی سماجی اور ملی زندگی میں پیدا ہوا۔ اور ادبی آزادی کے اعادہ میں سرایت کر گیا۔

دوسری بنیادی وجہ یہ تھی کہ اسلامی دور کے ایرانیوں کو عربی ادب کے مقابلے میں فارسی

---

[1] آپ اندازہ لگائیں گے کہ اس عنوان کے تحت ہم فارسی نثر کی تاریخ پر اجمالی طور پر اظہار نظر کر رہے ہیں تاکہ قارئین کو مختصر طور پر فارسی نثر کی مکمل تاریخ معلوم ہو جائے۔ اس ضمن میں مختلف تاریخی عہدوں میں فارسی نثر کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے متعلقہ کتابوں سے رجوع کیا جائے۔

ادب کے وجود میں لانے کی ضرورت محسوس ہوئی ایک اور وجہ یہ ہے کہ اسلامی دور کے اوائل میں ایران میں ان لوگوں کی تعداد جو عربی زبان و ادب سے واقفیت رکھتے ہوں کم اور ایرانیوں کی اپنی زبان میں کتابیں رکھنے کی ضرورت زیادہ تھی، ان تمام وجوہات کے علاوہ سامانی بادشاہوں اور ان کے عہد کے صاحب حیثیت افراد کی تشویق بھی فارسی ادب کے وجود میں آنے کی موجب ہوئی۔ ان صاحب حیثیت لوگوں میں جلیہانی اور بلعمی خاندان شامل ہیں ان دونوں خاندانوں کے کندھوں پر وزارت اور دبیری جیسی سیاسی ذمہ داریوں کا بار تھا۔ اسی طرح دہقانوں کے قدیم طبقے سے تعلق رکھنے والے دو افراد احمد سہل سرخسی اور ابو منصور محمد بن عبد الرزاق جو حکومت و امارت کے مرتبے تک پہونچے، امرا کے معروف خاندان چغانیان (قدیم خراسان کے علاقے شمال شرق میں واقع) میں آل محتاج خراسان کے گوزگان علاقے میں آل فریغون، خراسان میں آل سیمجور سیستان میں صفاری حکمرانوں کے باقیماندہ امرا اور خوارزم کے امرا (آل عراق و آل مامون) بھی مختلف علمی، ادبی، تاریخی اور عربی سے فارسی میں ترجمے وغیرہ ایسے ادبی کاموں میں لکھنے والوں کے اچھے سرپرست ثابت ہوئے۔

اسی طرح چوتھی صدی ہجری (دسویں صدی عیسوی) میں فارسی نثر میں اس کامیابی کے ساتھ جو فارسی نظم کو حاصل ہوئی ترقی کی اور اس کی بنیاد اس طرح رکھی گئی کہ آنے والے دور میں یہ انحطاط کا شکار نہ ہو سکی۔

خوش قسمتی سے اس عہد میں فارسی نثر ایسی سادہ اور رواں زبان سے شروع ہوئی جو لوگوں کی بول چال کی زبان سے نزدیک تھی حالانکہ مختلف گروہوں نے اس طرز میں کچھ تبدیلیاں کیں، لیکن یہ اسلوب ہمارے ادب کے تمام ادوار میں اسی طرح باقی رہا۔

پانچویں اور چھٹی صدی ہجری (گیارہویں اور بارہویں صدی عیسوی) بھی ہر لحاظ سے چوتھی صدی ہجری کی جانشین ثابت ہوئی، ان دو صدیوں کے عرصے میں فارسی نثر نے بہتر طور پر ترقی کی منازل طے کیں، متعدد مصنفین اور مختلف مؤلفین نے کوشش کی کہ مختلف موضوعات پر محکم اور ماہرانہ اسلوب میں

قابل توجہ کتابیں سپرد قلم کریں۔ ان دو صدیوں کے دوران نثر میں کتابیں لکھنے کے لئے جو موضوعات منتخب کئے گئے ان کی تعداد واقعتاً قابل ذکر ہے تاریخ، سیاست، سماجی مطالب اور ادب کے گوناگوں مسائل کے سوا اس عہد میں حکمت، طب، طبعیات، ریاضیات، نجوم، فقہ، تفسیر، کلام جغرافیہ، سوانح نگاری اور خصوصاً تصوف کے موضوعات پر متعدد معروف کتابیں لکھی گئیں۔ ان کتابوں میں ادبی زبان یعنی فارسی دری نے مکمل پختگی اور وسعت حاصل کر لی، چونکہ یہ دونوں صدیاں مروجہ طرز تعلیم و تربیت کے نتیجے میں فارسی ادب کی تکمیل کا دور شمار ہوتی ہیں۔ اس لئے ان تمام کتابوں میں لکھنے والوں کا اسلوب پختہ، محکم، استادانہ، اور ہر قسم کے عیب و خلل سے پاک ہے۔ حتیٰ کہ یہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ فارسی نثر کے بیشتر شاہکاروں کی تلاش خواہ وہ سادہ فارسی نثر میں ہوں یا پُر تکلف طرز میں اسی عہد میں کی جانی چاہیے، اسی طرح آج بھی فارسی کی بیشتر درسی کتابیں خواہ متوسط درجے کی تعلیم کے لئے ہوں یا اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے لئے ہم اسی عہد کی تالیفات سے انتخاب کرتے ہیں یہ عہد ساتویں صدی ہجری کے اوائل تک پھیلا ہوا ہے۔

جیسا کہ معلوم ہے ۶۱۶ ہجری (۱۲۱۹ عیسوی) میں بادشاہ وقت (یعنی سلطان محمد خوارزم شاہ متوفی ۶۱۷ ہجری، ۱۲۲۰ عیسوی) کی ناقابل معافی غلطی کے نتیجے میں ایران اپنی تاریخ کے سب سے بڑی مصیبت اور سب سے زیادہ ہولناک حادثہ کا شکار ہوا۔ یہ حادثہ، چنگیز، اس کی اولاد اور جانشینوں کی رہبری میں مختلف زرد فام قوموں کا ایران پر حملہ ہے۔ ایران اس بنیادیں ہلا دینے والے وحشیانہ حملے کے بوجھ سے ایسا دبا کہ اسے پھر سے ابھرنے کے لئے مجبوراً صدیوں کا وقت صرف کرنا پڑا۔

یہ زبردست حادثہ ایران کی تمام ہی سماجی، عقلی، علمی، اور ادبی امتیاز اور برتری۔ حتیٰ کہ فارسی زبان پر اثر انداز ہوا۔ اس حملے کے نتیجے میں ان عناصر میں خوفناک زوال رونما ہوا۔ صحیح ہے کہ ساتویں صدی ہجری (تیرھویں صدی عیسوی) میں ایرانیوں نے اس زبردست دشواری کے باوجود اپنی تہذیب و تمدن کی حفاظت کے لئے بہت کوشش کی لیکن آٹھویں صدی ہجری

اس کے بعد زوال کے آثار روز بروز زیادہ شدت سے رونما ہوئے، اور قوت پکڑتے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ مغول حملے کے بعد اگرچہ صاحب قدرت لکھنے والے جو اپنے پیشروؤں کے کمالات کے وارث رہے ہیں، ملتے ہیں مثلاً :- افضل الدین کاشانی[1]، خواجہ نصیر الدین طوسی (متوفی ۶۷۲ھ/۱۲۷۴ء)، عطا ملک جوینی (متوفی ۶۸۱ھ/۱۲۸۲ء)، سعدی شیرازی (متوفی ۶۹۱ھ/۱۲۹۱ء) لیکن اس کے بعد کی صدیوں میں استعداد و صلاحیت کی یہ زبردست روشنی، ہماری آنکھوں کو چکاچوند نہیں کرتی اور وہ بڑے بڑے فصحاء جو فارسی نثر کے ابتدائی دور سے ساتویں صدی ہجری کے آواخر تک پیدا ہوتے رہے اب ناپید ہو جاتے ہیں۔

یہ بجا ہے کہ علوم و ادب کے مختلف پہلوؤں پر لکھنے والوں کی تعداد اس دور کے بعد زیادہ ہو جاتی ہے، اور حتیٰ کہ یہ تعداد بعض اوقات عربی میں لکھنے والوں سے بڑھ جاتی ہے لیکن تعداد کے اس اضافے کے ساتھ ساتھ زبان کی قوت، طرز نگارش و انشاء میں قدرت، مطالب کی استواری اور تالیفات میں غور و فکر کے لحاظ سے ان لکھنے والوں کی تصانیف کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ حالات ایسا رخ اختیار کر لیتے ہیں کہ نویں اور تیرہویں صدی (پندرہویں صدی سے انیسویں صدی تک) کی درمیانی مدت میں بہت سی کتابوں میں ایسی نوت گرائمر اور فارسی انشاء کی عجیب غلطیاں نظر آتی ہیں اس کے علاوہ بہرحال ان کتابوں میں تاریخی اور علمی اشتباہات ایک ایسا عنصر ہے کہ پڑھنے والے کو اس کی تو عادت پڑ جاتی ہے۔

بارہویں صدی کے وسط (اٹھارہویں صدی عیسوی کا وسط) سے بعد کے عرصے میں فارسی ادب میں جدید عناصر رونما ہونے لگے۔ یہ جدید کیفیت جیسے عموماً "بازگشت ادبی" سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو اصفہان میں ایک ادبی انجمن کی دلچسپیوں کا نتیجہ تھی۔ ساتویں، چھٹی اور پانچویں صدی ہجری کی فارسی کی ترقی کی زمانے کی ادبی زبان اور نظم و نثر کے احیاء میں بہت موثر

[1] اس کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بہرحال ۶۰۶، ۶۶۷ اور ۷۰۷ھ اسکی تاریخ وفات بتائی جاتی ہے۔

واقع ہوئی اور اس نے استادانہ فارسی نظم و نثر کے احیاء کے لئے ایک تحریک کی صورت اختیار کرلی جو اب بھی جاری ہے۔ اور اس کے مفید نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اسی تحریک کی وجہ سے اچھے سخن شناس لکھنے والے اور مولف وجود میں آئے ہیں۔

تاریخ طبری

یہ کتاب پہلا ایڈیشن طبع ہو کر آگیا ہے اس کا سائز

۲۰×۳۰/۱۶ ہے

مکتبہ برہان سے یہ ایک تاریخی کتاب نئی جدتوں کے ساتھ منظرِ عام پر آئی ہے، خوبصورت، عمدہ، مجلد رنگین۔ قیمت ۱۵/ روپے، جنرل منیجر مکتبہ برہان دہلی،